دار الافتاء والقضاء

الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**wasim mughal**	Serial No :	**17688**
Address :	**lahore**	Date :	**11/16/2012**
Subject :	**JOB**	Contact No:	
Writer :	محمد موسیٰ	Email :	

main ik wakeel hoon is lia aksar jhoot bolna parta ha apnay client ko bachanay ka lia kabhi to client sach par hota ha and kabhi jhoot par hota ha kia in cases say kamaye hue income halaal ho gi ya haram.

میں ایک وکیل ہوں اس لئے اکثر جھوٹ بولنا پڑتا ہے اپنے کلائنٹ کو بچانے کیلئے کبھی تو کلائنٹ سچ پر ہوتا ہے اور کبھی جھوٹ پر۔ ان کیسیس سے کمایا ہوا پیسہ حلال ہوگی یا حرام؟ -

الجواب ـــــ حامداً و مصلیاً

وکالت کا پیشہ اختیار کرنا اگرچہ جائز اور درست ہے اور اس پر طے شدہ اجرت لینا بھی حلال ہے مگر ناحق کا ساتھ دینا اور اس سلسلہ میں جھوٹ کا سہارا لینا جس سے دوسرے کی حق تلفی ہو جائز نہیں اس سے احتراز لازم ہے -

وفی سنن ابی داؤد : عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذاباً اھ (ج ۲ ص ۳۳۳) -

وفی نور الانوار : ان وکل احد رجلا بان یخاصم المدعی عند القاضی یحمل علی مطلق الجواب لان الخصومۃ ھو الانکار فقط محقا کان المدعی او مبطلاً وھو حرام شرعاً لقولہ تعالیٰ "ولا تنازعوا" فلا بد ان یصرف الی الجواب مطلقاً بالرد والاقرار مجازاً من قبیل اطلاق الخاص علی العام فلو اقر الوکیل علی موکلہ جاز اھ (ص ۱۰۷) -

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد موسیٰ عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

یکم رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

[signature]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۵/۹/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

[signature]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۵ رمضان ۱۴۳۳

دار الافتاء
17688
۹/۵/۱۴۳۳ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

[signature]

1877/13